بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی

جماعت احمدیہ

جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر انچارج شعبہ تصنیف مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 17 شمارہ نمبر 02 ماہ تبلیغ 1391 ہجری شمسی بمطابق فروری 2012ء

حدیث

یَنۡزِلُ عِیۡسٰی ابۡنُ مَرۡیَمَ اِلَی الۡاَرۡضِ فَیَتَزَوَّجُ وَ یُوۡلَدُ لَہٗ

ترجمہ: ’’عیسیٰ ابن مریم جب زمین پر نازل ہونگے تو شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی‘‘۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب الرقاق باب نزول عیسیٰ الفصل الثالث)

پیشگوئی مصلح موعود

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔۔۔۔سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔اے مظفّر تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اسکا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اسکے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کے ساتھ آئیگا وہ صاحب شکوہ و عظمت و دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے)۔دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظهر الاول والآخر مظهر الحق والعلاء كان الله نزل من السماء۔جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کی عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا و كان امرا مقضيا‘‘

(روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۴۷)

حدیث و تشریح

جو بات اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے بھائی کیلئے پسند کرو

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبُّ لِاَخِیْہِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِہٖ

(بخاری)

ترجمہ:”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی شخص سچا مؤمن نہیں سمجھا جاسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند نہیں کرتا جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے“۔

تشریح: یہ حدیث اسلامی اخوت کا حقیقی معیار پیش کرتی ہے سب سے پہلے قرآن شریف نے تمام مسلمانوں کو انما المومنون اخوۃ (یعنی تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں) کہہ کر بھائی بھائی بنایا اور اس کے بعد ہمارے آقا ﷺ نے وہ الفاظ فرما کر جو اس حدیث میں بیان ہوئے ہیں۔اس اخوت کے بلند معیار کی وضاحت فرمائی آپ فرماتے ہیں اور کس شان کے ساتھ خدا کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ مؤمنوں کی اخوت کا حقیقی معیار یہ ہے کہ جو بات ایک مسلمان اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کیلئے بھی پسند کرے ان مختصر الفاظ کے ذریعہ آپ نے گویا مسلمانوں میں ہر قسم کی دُوئی اور غیریت کی جڑھ کاٹ کر انہیں بالکل ایک جان کر دیا ہے مگر افسوس ہے کہ آج کل اکثر لوگ نفسانفسی کی مرض میں مبتلا ہو کر اپنے واسطے ہر خیر کو جمع کرنے اور دوسروں کو ہر خیر سے محروم کرنے کے درپے رہتے ہیں۔اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے کہ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْوَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّھُمْ مَبْعُوْثُوْنَ ”یعنی دوسروں کا حق مارنے والے لوگوں پر افسوس ہے کہ جب وہ دوسروں سے اپنا حق وصول کرتے ہیں تو خوب بڑھا چڑھا کر لیتے ہیں لیکن جب خود دوسروں کا حق دینے لگتے ہیں تو اپنا ناپ کم کردیتے ہیں کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ خدا کے سامنے کبھی پیش نہیں کئے جائیں گے“؟ اسلام اس نفسانفسی کی مرض کو جڑھ سے کاٹ کر حکم دیتا ہے کہ سچے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ جو کچھ اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی اپنے بھائی کیلئے بھی پسند کریں۔

مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ جو خاص حقوق شریعت نے قریبی رشتہ داروں کیلئے مقرر کر دیئے ہیں انہیں ترک کر دیا جائے مثلاً باپ کا فرض ہے کہ چھوٹی عمر کی اولاد کے اخراجات کا کفیل ہو خاوند کا فرض ہے کہ بیوی کے اخراجات کو برداشت کرے۔بچوں کا فرض ہے کہ بوڑھے یا بے سہارا والدین کا بوجھ اٹھائیں۔اسی طرح شریعت نے ایک شخص کے مرنے پر اس کے ورثاء کے حصے بھی مقرر کر دیئے ہیں کہ بیوی کو اتنا حصہ ملے اور اولاد کو اتنا حصہ ملے۔اور ماں باپ کو اتنا حصہ ملے وغیرہ وغیرہ اور دوسرے رشتہ داروں اور ہمسایوں اور دوستوں کا خاص خیال رکھنے کی بھی تاکید فرمائی ہے۔پس یہ مقرر حقوق تو بہر حال مقدم رہیں گے لیکن انہیں چھوڑ کر عام تعلقات اور معاملات میں اسلام ہر مسلمان سے توقع رکھتا اور اسے تاکیدی ہدایت دیتا ہے کہ جو بات وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند کرے اور یہ نہ ہو کہ اپنے لئے تو اس کا پیمانہ اور ہو اور دوسروں کے لئے اور ہو۔ایک دوسری حدیث میں ہمارے آقا ﷺ فرماتے ہین کہ تمام مسلمان آپس میں ایک انسانی جسم کے اعضاء کا رنگ رکھتے ہیں جس طرح جسم کے ایک عضو کے دُکھنے سے سارا جسم درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔اسی طرح ایک مسلمان کے دُکھ سے ساری قوم میں بے کلی اور بے چینی پیدا ہو جانی چاہئے۔یہ وہ اخوت کا بلند معیار ہے جس پر خدا کا رسول (فداہ نفسی) ہمیں لے جانا چاہتا ہے کاش ہم اس تعلیم کی قدر کریں۔

(چالیس جواہر پارے۔صفحہ ۳۸۔۳۹)

مشعلِ راہ

”اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا“

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیشگوئی مصلح موعود کی ایک علامت ”اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا“ جسکا غیروں نے اقرار کیا ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

”پھر پیشگوئی میں الفاظ تھے کہ ”اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا“۔ یہ پیشگوئی بھی کس شان سے پوری ہوئی ہے۔آج تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ جہاد کے خلاف ہیں اور کشمیریوں کے خلاف ہیں لیکن جو کوششیں حضرت مصلح موعودؓ نے کی تھیں میں ان کے بارہ میں کچھ بتاتا ہوں۔تحریک آزادی کشمیر آپؓ نے شروع کی تھی کیونکہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی جو بنائی تھی اس کا سہرا آپ کے سر ہے۔اس میں بہت بڑے بڑے مسلم لیڈرسر ذوالفقار علی خان، ڈاکٹر اقبال، خواجہ حسن نظامی، سید حبیب مدیر اخبار ”سیاست“ وغیرہ شامل ہوئے اور ان سب کے مشورہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو اس کمیٹی کا صدر چنا گیا۔پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کشمیری مسلمان جو مدتوں سے انسانیت کے ادنیٰ حقوق سے بھی محروم تھے ان کو آزادی دلوائی گئی۔مسلم پریس نے حضرت مصلح موعودؓ کے ان شاندار کارناموں کا اقرار کیا اور آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے یہاں تک لکھا۔کہ ”جس زمانے میں کشمیر کی حالت نازک تھی اور اس زمانے میں جن لوگوں نے اختلاف عقائد کے باوجود مرزا صاحب کو صدر منتخب کیا تھا۔انہوں نے کام کی کامیابی کو زیر نگاہ رکھ کر بہترین انتخاب کیا تھا اس وقت اگر اختلاف عقائد کی وجہ سے مرزا صاحب کو منتخب نہ کیا جاتا تو تحریک بالکل نا م کا رہتی اور امّت مرحومہ کو سخت نقصان پہنچتا“

(اخبار ”سیاست“ 18 مئی 1933ء۔بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 289)

عبد المجید سالک صاحب تحریک آزادی کشمیر کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”شیخ محمد عبداللہ (شیر کشمیر) اور دوسرے کارکنان کشمیر مرزا محمود احمد صاحب اور ان کے بعض کارپردازوں کے ساتھ۔۔۔اعلانیہ روابط رکھتے تھے اور ان روابط۔۔۔کی بنا محض یہ تھی کہ مرزا صاحب کثیر الوسائل ہونے کی وجہ سے تحریک کشمیر کی امدادکئی پہلوؤں سے کر رہے تھے۔(وسائل تو اتنے نہیں تھے لیکن وسائل کا صحیح استعمال تھا) اور کارکنان کشمیر طبعًا ان کے ممنون تھے“

(”ذکر اقبال“ صفحہ 188۔بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 189)

سید حبیب صاحب جو ایک معروف صحافی تھے اور اخبار ”سیاست“ لاہور کے ایڈیٹر تھے اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ممبر بھی تھے جب حضرت مصلح موعودؓ نے کمیٹی سے استعفیٰ دیا تو انہوں نے اپنے اخبار میں 18 مئی 1933 کی اشاعت میں لکھا کہ میری دانست میں اپنی اعلیٰ قابلیت کے باوجود ڈاکٹر اقبال اور مولوی برکت علی صاحب دونوں اس کام کو چلا نہیں سکیں گے اور یوں دنیا پر واضح ہو جائے گا کہ جس زمانے میں کشمیر کی حالت نازک تھی اس زمانے میں جن لوگوں نے اختلاف عقائد کے باوجود مرزا صاحب کو صدر منتخب کیا تھا، انہوں نے کام کی کامیابی کو زیرنگاہ رکھ کر بہترین انتخاب کیا تھا۔اس وقت اگر اختلاف عقائد کی وجہ سے (حضرت) مرزا صاحب کو منتخب نہ کیا جاتا تو یہ تحریک بالکل ناکام رہتی اور امت مرحومہ کو سخت نقصان پہنچتا۔میری رائے

بقیہ صفحہ۔ 4

ترکِ شر کے اخلاق

ھُدنہ ،ھون اور رفق،قول حسن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

حضرت مسیح موعوعلیہ السلام اپنی معرکۃ الآراء کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' میں تحریر فرماتے ہیں:

تیسری قسم ترک شر کی اخلاق میں سے وہ قسم ہے کہ جس کو عربی میں ھدنہ اورھون کہتے ہیں یعنی دوسرے کو ظلم کی راہ سے بدنی آزار نہ پہنچانا اور بے شر انسان ہونا اور صلح کاری کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔ پس بلاشبہ صلحکاری اعلیٰ درجہ کا ایک خلق ہے اور انسانیت کے لئے ازبس ضروری۔ اور اس خلق کے مناسب حال طبعی قوت جو بچہ میں ہوتی ہے جس کی تعدیل سے یہ خلق بنتا ہے الفت ہے یعنی خوگرفتگی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان صرف طبعی حالت میں یعنی اس حالت میں کہ جب انسان عقل سے بے بہرہ ہو صلح کے مضمون کو سمجھ نہیں سکتا۔ اور نہ جنگ جوئی کے مفہوم کو سمجھ سکتا ہے۔ پس اس وقت ایک عادت موافقت کی اس میں پائی جاتی ہے وہی صلحکاری کی عادت کی ایک جڑھ ہے لیکن چونکہ وہ عقل اور تدبر اور خاص ارادہ سے اختیار نہیں کی جاتی اس لئے خلق میں داخل نہیں بلکہ خلق میں تب داخل ہوگی کہ جب انسان بالارادہ اپنے تئیں بے شر بنا کر صلح کاری کے خلق کو اپنے محل پر استعمال کرے۔ اور بے محل استعمال کرنے سے مجتنب رہے۔

اس میں اللہ جل شانہ' یہ تعلیم فرماتا ہے۔

وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ (الانفال:۲) وَالصُّلْحُ خَيْرٌ (النساء:۱۲۹) وَ اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا۔ (الانفال:۶۲) وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا۔ (الفرقان:۶۴) وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا۔ (الفرقان:۷۳) اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ۔ (حم السجدہ:۳۵)

یعنی آپس میں صلح کاری اختیار کرو۔ صلح میں خیر ہے۔ جب وہ صلح کی طرف جھکیں۔ تو تم بھی جھک جاؤ۔ خدا کے نیک بندے صلح کاری کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اور اگر کوئی لغو بات کسی سے سنیں۔ جو جنگ کا مقدمہ اور لڑائی کی ایک تمہید ہو تو بزرگانہ طور پر طرح دے کر چلے جاتے ہیں۔ اور ادنیٰ ادنیٰ بات پر لڑنا شروع نہیں کر دیتے۔ یعنی جب تک کوئی زیادہ تکلیف نہ پہنچے اس وقت تک ہنگامہ پردازی کو اچھا نہیں سمجھتے۔ اور صلح کاری کے محل شناسی کا یہی اصول ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو خیال میں نہ لاویں اور معاف فرماویں اور لغو کا لفظ جو اس آیت میں آیا سو واضح ہو۔ کہ عربی زبان میں لغو اس حرکت کو کہتے ہیں۔ کہ مثلاً ایک شخص شرارت سے ایسی بکواس کرے یا بہ نیت ایذا ایسا فعل اس سے صادر ہو کہ دراصل اس سے کچھ ایسا حرج اور نقصان نہیں پہنچتا۔ سو صلح کاری کی یہ علامت ہے کہ ایسی بیہودہ ایذا سے چشم پوشی فرماویں۔ اور بزرگانہ سیرت عمل میں لاویں لیکن اگر ایذا صرف لغو کی مد میں داخل نہ ہو بلکہ اس سے واقعی طور پر جان یا مال یا عزت کو ضرر پہنچے۔ تو صلح کاری کے خلق کو اس سے کچھ تعلق نہیں۔ بلکہ اگر ایسے گناہ کو بخشا جائے تو اس خلق کا نام عفو ہے۔ جس کا انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد بیان ہوگا۔ اور پھر فرمایا کہ جو شخص شرارت سے کچھ یاوہ گوئی کرے تو تم نیک طریق سے صلح کاری کا اس کو جواب دو۔ تب اس خصلت سے دشمن بھی دوست ہو جائے گا۔ غرض صلح کاری کے طریق سے چشم پوشی کا محل صرف اس درجہ کی بدی ہے جس سے کوئی واقعی نقصان نہ پہنچا ہو۔ صرف دشمن کی بیہودہ گوئی ہو۔

چوتھی قسم ترک شر کے اخلاق میں سے رفق اور قول حسن ہے اور یہ خلق جس حالت طبعی سے پیدا ہوتا ہے اس کا نام طلاقت یعنی کشادہ روئی ہے۔ بچہ جب تک کلام کرنے پر قادر نہیں ہوتا۔ بجائے رفق اور قول حسن کے طلاقت دکھلاتا ہے۔ یہی دلیل اس بات پر ہے۔ کہ رفق کی جڑھ جہاں سے یہ شاخ پیدا ہوتی ہے طلاقت ہے۔ طلاقت ایک قوت ہے اور رفق ایک خلق ہے جو اس قوت کو محل پر استعمال کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں خدائے تعالیٰ کی تعلیم یہ ہے۔

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا۔ (البقرہ:۸۴) لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (الحجرات:۱۲) اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ---- وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ۔ (الحجرات:۱۳) وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔ (بنی اسرائیل:۳۷)

ترجمہ۔ یعنی لوگوں کو وہ باتیں کہو جو واقعی طور پر نیک ہوں۔ ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہے وہی اچھے ہوں۔ بعض عورتیں بعض عورتوں سے ٹھٹھا نہ کریں ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا وہی اچھی ہوں اور عیب مت لگاؤ۔ اپنے لوگوں کے برے برے نام مت رکھو۔ بدگمانی کی باتیں مت کرو۔ اور نہ عیبوں کو کرید کرید کر پوچھو ایک دوسرے کا گلہ مت کرو۔ کسی کی نسبت وہ بہتان یا الزام مت لگاؤ۔ جس کا تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ اور یاد رکھو کہ ہریک عضو سے مواخذہ ہوگا۔ اور کان' آنکھ 'دل ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ نمبر 348 تا 350)

Vol. 16 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 12

Ahmadiyya Muslim Jamaat,National Shoba Tasneef, , Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652,Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

بقیہ صفحہ۔ 2 میں مرزا صاحب کی علیحدگی کمیٹی کی موت کے مترادف ہے۔مختصراً یہ کہ ہمارے انتخاب کی موزونیت اب دنیا پر واضح ہو جائے گی‘‘ (الفضل 18 مئی 1933ء بحوالہ ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعود نمبر جون/جولائی 2008 صفحہ 324.323)

اب پتہ لگ جائے گا کہ کتنا کام کرتی ہے کشمیر کمیٹی اور دنیا نے پھر دیکھ لیا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس صورت حال کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ’’نہایت قلیل عرصے کی جنگ کے بعد اس طرح کا ایک نظام قائم کر دیا یا اس کمیٹی نے عوام کی تحریک میں اتنا زور پیدا کر دیا کہ حکومت انگریزی نے بھی ہتھیار ڈال دیئے اور کشمیر کا صدیوں کا غلام آنکھیں کھول کر آزادی کی ہوا کھانے لگا اور اہل کشمیر کو اسمبلی ملی۔پریس کی آزادی ملی۔مسلمانوں کو ملازمتوں میں برابری کے حقوق ملے۔فصلوں پر قبضہ ملا۔تعلیم کی سہولتیں ملی۔جو بات نہیں ملی اس کے ملنے کا رستہ کھل گیا۔اہل کشمیر نے پبلک جلسوں میں امام جماعت احمدیہ زندہ باد اور صدر کشمیر کمیٹی زندہ باد کے نعرے لگائے۔

(ماخوذ از سلسلہ احمدیہ مطبوعہ 1938ء صفحہ 409)

جب ان کو آزادی ملی تو غیروں نے بھی نعرے لگائے۔کشمیر والوں کا جن کی رستگاری کا موجب ہوئے اس وقت حال یہ تھا کہ اس طرح غلام بنائے گئے تھے کہ خود حضرت مصلح موعودؓ اس کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم کشمیر میں گئے ہوئے تھے۔ہمارے پاس کافی سامان تھا تو میں نے ایک سرکاری افسر صاحب کو کہا کہ ہمیں مزدور کا انتظام کر دو۔تو سڑک پر ایک آدمی چلا جارہا تھا۔اس نے کہا ادھر آؤ اور اسے سامان اٹھوا دیا۔تھوڑی دیر کے بعد وہ شخص بڑا ہائے وائے کرنے لگ گیا۔تو میں نے اسے کہا کہ کشمیری تو بہت مضبوط ہوتے ہیں۔تم سے سامان نہیں اٹھایا جارہا۔اس نے کہا میں تو اپنے علاقے کا بڑا زمیندار ہوں اور اس وقت میری شادی ہو رہی ہے بلکہ آج دولہا بھی ہوں میں تو سڑک پر جارہا تھا تو اس نے پکڑ کے مجھے آپ کا سامان پکڑا دیا کیونکہ ان کی حکومت ہے اس لئے میں ان کے سامنے چوں چرا نہیں کرسکتا۔تو یہ ان کا حال تھا کہ اچھے کھاتے پیتے لوگ بھی ایک عام چھوٹے سے سرکاری افسر کے سامنے بول نہیں سکتے تھے‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 13 مارچ 2009ء 19 مارچ 2009ء صفحہ 8.7)

فریاد

(عطاء المجیب راشد)

اے خدا مجھ کو معتبر کر دے
زندگی میری باثمر کر دے

نور ہی نور ہے سراپا تو
میری ظلمات کی سحر کر دے

میں تو لائق نہیں عنایت کا
التجا ہے کہ تو مگر کر دے

تو جو چاہے تو ایک ذرّے کو
باعثِ رشکِ صد قمر کر دے

جاں بہ لب ہے فقیرِ در تیرا
کوئی جا کر اُسے خبر کر دے

’دل کے مالک پکار سن دل کی‘
میری فریاد میں اثر کر دے

تیرے در کے سوا نجات کہاں
مجھ پہ رحمت کی اِک نظر کر دے

تو نہ بخشے تو کون بخشے گا
صد کریما! تو درگزر کر دے

جماعتی سر گرمیاں

جلسہ سیرت النبی ﷺ

جماعت Mainz

مؤرخہ 28 جنوری 2012 کو جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد ہوا۔جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔بعد ازاں تقریر ’’کان خلقہ القرآن‘‘ کے موضوع پر ہوئی جس میں آنحضور ﷺ کے اسوہ حسنہ کے پُر کشش واقعات بیان کیے گئے۔آپ ﷺ کے حسین اخلاق و عادات کا نقشہ پیش کیا گیا۔دوسری تقریر میں آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کو اپنانے اور اسے اپنی زندگیوں میں رائج کرنے کی تاکید کی گئی اور اس دور میں اسکی ضرورت اور اہمیت کو واضح کیا گیا۔اس پروگرام میں کل 73 مردوزن نے شرکت کی۔

(مکرم صادق محمد طاہر، صدر جماعت Mainz)

جماعت بریمن

مؤرخہ 15 جنوری 2012 کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد آپ ﷺ کی سیرت کے پہلو ’’مہمان نوازی‘‘ پر تقریر ہوئی اور اسکے بعد ایک خادم نے آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ پر جرمن زبان میں تقریر کی بعد ازاں دو اطفال نے جرمن اور اردو زبان میں تقاریر کیں۔آخر پر ریجنل امیر صاحب نے آپ ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔اس پروگرام میں 16 انصار، 20 خدام اور 14 اطفال کے علاوہ جرمن مہمانوں نے بھی شرکت کی۔

(سیکریڑی تربیت۔حسان احمد بٹ۔بریمن)

انٹر ریلیجس ڈائیلاگ

جماعت Mainz

Mainz میں ہر ماہ پروٹیسٹنٹ فرقہ کے ایک ہال میں انٹر ریلیجس ڈائیلاگ کا پروگرام منعقد ہوتا ہے جس میں مسلمانوں کی طرف سے صرف جماعت احمدیہ شرکت کرتی ہے۔ماہ نومبر 2011 میں ہونے والے پروگرام میں جماعت کی طرف سے کہا گیا کہ آئندہ پروگرام کا اہتمام جماعت احمدیہ کرے گی تو شرکاء نے خوشی کا اظہار کیا

مؤرخہ 18 جنوری 2012 کی شام کو یہ پروگرام منعقد ہوا پہلے جماعت کی طرف سے جماعتی تعارف پیش کیا گیا اور بعض ضروری امور کی وضاحت کی گئی۔پھر اسلام کی محبت اور پیار کی تعلیم اور جبرو تشدد کے بارے میں وضاحت کی گئی بعد ازاں سوالات کے جوابات دیئے گئے۔اس پرگرام میں 15 مہانوں نے شرکت کی۔

(مکرم صادق محمد طاہر، صدر جماعت Mainz)